نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیؔ | قیمت سالیانہ مع محصول لے

نمبر ۳۹ - جلد ۸ | لودیانہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایوب خان کی نسبت کوئی پختہ خبر نہیں ہے کہ اب وہ کہاں ہے = قندھار میں اسوقت کوئی دشمن نہیں ہے جنرل رابرٹس صاحب کا رعب علاقہ قندھار میں ایسا بیٹھ گیا ہے کہ کوئی بھی چین نہیں کرتا ہے = صوبہ قندھار کی بابت ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ وہ انگریزوں کے پاس رہیگا یا کسی اور کو دیا جاویگا = امیر عبدالرحمان چھاونی شیرپور کو چھوڑ کر بالاحصار میں چلے گئے ہیں = قلعہ عبداللہ سے چمن تک تار لگایا گیا ہے = امیر کابل نے وعدہ کر لیا ہے کہ کابل سے خیبر تک سڑکوں پر میں اپنی طرف سے چوکیاں قایم کرونگا = شاہ ایران نے مکرر عبدالرحمان خان کو لکھا ہے کہ قندھار ہمکو دیدو = روس کے بڑے جیلخانہ سے تمام مفسد قیدی سرنگیں لگا کر نکل بھاگے = کراچی میں منادی کی گئی ہے کہ جھوٹی افواہ اُڑانے والا سخت سزا پاویگا = نیپال کی فوجی امداد کو گورنمنٹ نامنظور کرتی ہے = فساد آیرلنڈ میں لوگ قتل اور زخمی ہو رہے ہیں = اخباروں کو خبریں دینے کے لئے لنڈن میں ایک کمیٹی قایم ہوئی ہے = کابل میں ہر طرح سے آجکل امن وامان ہے = یورپ کے سلاطین آپسمیں عازم جنگ ہیں = خبر ہے کہ جودھپور میں وبائی ہیضہ شروع ہو گیا ہے = بڑودہ میں سرکاری وکیل مقرر ہونیوالا ہے = روس والے بہت خوش ہوتے ہیں کہ انگریزوں نے کابل کو خالی کر دیا ہے = موسیٰ خان فرزند یعقوبخان ہرات کیطرف ایوبخان کے ہمراہ چلا گیا ہے = جبل اسود کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر تاحال جدال وقتال جاری ہے = کلکتہ اور سنڈائی کے درمیان کی تار برقی پھر بند ہو گئی ہے = چین نے روس کے ساتھ پھر دوستی کو گانٹھا ہے = یونان کے معاملہ کو سلطان روم نے ابھی تک فیصل نہیں کیا = ایک اخبار لکھتا ہے کہ اگر اب سلطان روم نے سر اٹھایا تو قسطنطنیہ کی سلطنت سے ہاتھ دھوئیگا = جنگ قندھار کے لئے جو ایوبخان ارد گندم لایا تھا اُس میں سے ۷۰ اشتر ہمارے ہاتھ آئے ہیں = ہرات کا انتظام ایوب خان کی غیر حاضری میں خراب ہو گیا ہے = جلال آباد کے گرد ونواح میں اب امن وامان ہو گیا ہے = خیبر کی شرارت پیشہ قومیں اب خاموش ہیں = لاہور میں چالیس افغان جو یعقوبخان کی شکست پر انگریزوں نے گرفتار کئے تھے داخل ہو گئے ہیں = ممالک مغربی کے چند اضلاع میں خاطر خواہ بارش ہو گئی ہے = سردار ولی محمد خان سابق حاکم کابل لاہور میں پہونچے اور شملہ کو جانے والے ہیں = علی مسجد تک بقیہ سامان جنگ جو ہندوستان کی طرف آنے والا ہے پہونچ گیا ہے = پشاور میں چند افغانی سردار جو عبدالرحمان خان سے ناخوش ہیں داخل ہوئے ہیں = جتنے تمغے پرنس بسمارک کو ملے ہیں اسقدر کسی وزیر اعظم کو یورپ میں نہیں ملے اُن کو چار سو تمغے مختلف سلطنتوں سے مختلف اوضاع کے مل چکے ہیں =

نورافشاں

ـــــ چونکہ ایک بابو صاحب مسمی وی - ڈی - چالو صاحب بی - اے تھوڑے عرصہ سے لودیانہ میں بمحلہ مالگنج وارد ہیں اُنہوں نے ہفتہ گذشتہ میں ہمسے درخواست کی کہ میں آپکے مشن اسکول کے کمرے میں ایک لکچر دینا چاہتا ہوں اور لکچر معاملات قومی ہمدردی پر کیا جاویگا - ہمنے انکی اس درخواست کو منظور کرکے انکو اجازت دیدی چنانچہ اُنہوں نے ۱۰ ستمبر سنہ حال کی شام کو مشن اسکول میں لکچر دیا - گو بابو صاحب نے پہلے سے یہہ شرط کرلی تھی کہ میں دینی و ملکی معاملات کی بابت کچھ بیان نہیں کرونگا لیکن اسکے برخلاف صاحب موصوف نے قومی ہمدردی کو چھوڑکر ملکی معاملات کے بارے میں بعض ایسے خیالات کو پیش کیا جو کہ نادانوں کی اشتعال طبع کے باعث ہو سکتے تھے - مگر شکر ہے کہ حاضرین جلسہ میں صرف دس بارہ صاحبان ایسے ذی علم تھے جو انکی تقریر کو سمجھتے تھے لیکن اُن کے خیالات اپنی علمیت کے باعث ایسے نہ تھے جو بابو صاحب کے خیالات کو درست جانتے +

صاحب لکچر کا منشا ہمکو صاف طور سے معلوم نہیں ہوا مگر تقریر مذکورہ کے سُننے سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کے لئے غیرت مند ہیں اور چاہتے ہیں کہ انکے ہموطن اپنے حکمرانوں کی حکومت سے نکلکر دنیا کی بڑی قوموں میں سے ایک شمار کئے جاویں - ہندوں کے زوال کے حق میں صاحب مذکور نے فرمایا کہ یہہ ذات پات کے اثر سے ہوا - اور کہ ہندوؤں کی کوئی حکومت بن جانا ذات پات کے موقوف ہونے پر منحصر ہے - اور نیز یہہ ضرور ہے کہ تمام ہندوستان میں ایک ہی دین ہو +

اُنہی باتوں پر ہم بھی ہم گمان ہوتے ہیں کہ بیشک ذات پات کی تاثیر نے ہندوں کے راج کو توڑ دیا کیونکہ جبکہ ذات کی مخالفت ہوئی تو قوم کی یگانگت میں پھوٹ پڑی جسکے سبب سے باہمی میل و ہمدردی نہو سکی - پس جبکہ مخالف ملک پر چڑھ گیا تو قوم کا سارا زور اسکے مقابلہ میں پیش نہو سکا - پس علیحدہ علیحدہ حصوں کو اُسنے لقمہ کے طور سے نگل لیا - پس صاحب لکچر کا نتیجہ کہ ہندوؤں کا راج قایم ہونا ذات پات کے ٹوٹنے پر منحصر ہے درست معلوم ہوتا ہے +

مگر صاحب موصوف کی تجویز ہے کہ جس سے یہہ یگانگت پیدا ہو اکثر ناظرین کو ہنسی آئیگی - یعنے کہ ہر ایک شہر میں ایک ایک کمیٹی مقرر ہو جس میں سب قوموں کے لوگ شامل ہوا کریں اور یہانتک شمولیت ہو کہ چوہڑے اور چمار کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا جاوے اِسیطرح رفتہ رفتہ سب ایک ہو جاوینگے - ہمارے نزدیک جبکہ اِس قسم کی مجلسیں ہو جاویں تو وہ تہذیب کہ جسکے صاحب موصوف اُمیدوار ہیں بر آئے - واہ پھر تو کیا کہنا ہے کہ مہتر صاحب سکرٹری - اور میر عاصی صاحب صدر مجلس - اور شیخ صاحب لکچرر - اور پنڈت جی و میر صاحب مودبانہ طور سے بیٹھے سن رہے ہیں +

اگرچہ صاحب لکچر گمان کرتے ہیں کہ پیشتر اُس سے کہ ہندو کوئی اختیار والی قوم بنیں تو ضرور ہے کہ انکا دین ایک ہی ہو - مگر اسبات پر اشارہ نہیں کیا کہ کونسا دین ہونا چاہئے - شاید اسبارے میں اُنکو پرواہ نہ ہو - مگر اتنا فقرہ سنکر ہم نے اپنے دل میں سوچا کہ ہاں سچ ہے جبکہ دین عیسوی کو ہمالہ سے لنکا تک قبول کیا جاویگا تو بیشک اہل ہند بڑی قوم ہونیکی خصلتیں پا چکینگے - اور حالت مذکور جیسا اب ہم سنتے ہیں بالکل وقوع میں آویگی - خدا کرے کہ جلد آوے +

یہہ خیال کہ اہل ہنود زمانہ حال میں کسیطرح مظلوم ہو رہے ہیں بالکل واہیات ہے کیونکہ بہت صدیوں سے انکو ہر ایک بات میں ترقی کرنے کے لئے اور نیز حکومت میں شریک ہونیکے لئے کوئی ایسا موقع نہ ملا جیسا کہ اب ہے - اور وہ جو اپنی قوم کی بہتری و بہبودی کے لئے غیرت مند ہو تو حکومت انگریزی کا خیرخواہ ہوگا اور حتی المقدور اسکے نیک ارادے کو کامیابی پہونچانے میں مدد کریگا - اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جو اس سلطنت کے مخالف ہو تو اپنی قوم کا مخالف ہے اور بس +

ـــــ ۲۱ ستمبر سنہ حال کی تار خبر آمدہ دہلی سے معلوم ہوا کہ مقام نینتال میں ایک حصہ پہاڑ کا کسی باعث سے گر گیا جسکے صدمہ سے ۳۷ - صاحبان انگریز وغیرہ مر گئے اور انکے نام جو دیگر مر گئے ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں - ایل ٹیلر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر - جی - ایچ - نوٹ صاحب خاص اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس - پادری رابنسن صاحب چیپلین - مسٹر مورگن صاحب اور سیرسٹرک - میجر مری صاحب متعلق رجمنٹ نمبر ۴۴ معہ اپنی میم صاحبہ - مسٹر ٹرن ول صاحب کی میم صاحبہ - کپتان گوڈرج صاحب متعلق رجمنٹ نمبر ۳۵ ہندوستانی - سرجن میجر سینا صاحب کپتان ہنبر صاحب انجنیر - کپتان بالڈرسٹن صاحب رجمنٹ نمبر ۴۳ - لفٹنٹ سلو صاحب رجمنٹ نمبر ۱۷ - لفٹنٹ سچل صاحب رجمنٹ نمبر ۲ - لفٹنٹ کارمیکل صاحب رجمنٹ نمبر ۳۲ - سرجن میجر ارجز صاحب - سرجن انسپکٹر کمیو ذ صاحب - سرجن فورڈ صاحب

بقیہ مسیح کی خدمتگذاری کا تیسرا سال

اُسکی نسبت جسم کی زندگی تھی اور بقیہ ہر (متی ۱۶-۲۱ سے ۲۸ مرقس ۸-۳۱ سے ۳۸ لوقا ۹-۲۲ سے ۲۷) اِس گفتگو کو ایک ہفتہ گذرا تھا کہ مسیح پطرس اور یوحنا اور یعقوب کو ساتھ لیکر ایک اُنچے پہاڑ پر گیا اور اُنکے آگے اُسکی صورت بدل گئی اور اُسکی پوشاک چمکتی اور بہت سفید برف کی مانند ہو گئی تب الیاس موسیٰ کے ساتھ اُنہیں دکھائی دیا اور وے مسیح سے ہمکلام ہوئے یہہ معلوم نہوا کہ وہ کونسا پہاڑ تھا یعقوب یوحنا اور پطرس کے ہمراہ ہونیکا باعث یہی نظر آتا ہے کہ پیچھے بھی تین رسول چنے گئے تھے کہ مسیح کے گتسمنی کے باغ کے دکھوں کو دیکھیں تاکہ جو اُسکے دکھوں کے گواہ ہیں وہ اُسکے جلال کے دیکھنے کے بھی گواہ ہوویں اِس جلال کے ظہور کے مطلب پر علما کے درمیان بڑا مباحثہ ہے مگر اسقدر تو نجوبی عیاں ہے اول یہہ کہ شاگردوں کا ایمان مضبوط ہووے اور وے مسیح کے آنیوالے دکھ اور موت کو دیکھ کر نہ گھبراویں اور سست اعتقاد نہو جاویں دوم یہہ کہ ظہور اُسکے جلال کا چونکہ اُسکی دعا کے بعد ہوا غالب ہے کہ یہہ اُسکے جواب میں تھا اور خدا نے اُسکے ساتھ اُسکو سردار کاہن کی جگہہ بحال کیا کہ وہ اپنے لوگوں کے لئے کفارہ کرے پہاڑ سے اُترتے وقت مسیح نے اپنے شاگردوں کو تاکید کی کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہے جبتک کہ ابن آدم مردوں میں سے جی نہ اُٹھے کسی سے مذکور نہ کرنا اِس سے بھی صاف معلوم ہوا کہ یہہ معجزہ صرف مسیح کی بزرگی اور شاگردوں کی تقویت کے لئے ہوا جب وے پہاڑ سے اوتر آئے تب اپنے باقی شاگردوں کو ایک بڑی جماعت سے گھرے ہوئے دیکھا اور فقیہوں کے ساتھ بحث کرتے پایا یہہ حال کیسا مخالف تھا اُس جلال اور امن کی حالت سے جو کہ پہاڑ پر گذر رہے تھے اور جسکی نسبت پطرس نے یہہ کہا کہ اے ربی ہمارے لئے بہتر ہے کہ یہاں رہیں لوگوں کے ہجوم کا باعث یہہ تھا کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو جسمیں گونگی روح تھی شاگردوں کے پاس لایا کہ وے اُسکو اچھا کریں پر وے اچھا نہ کر سکے جب اُس لڑکے کے باپ نے مسیح کو دیکھا تو اُس پاس دوڑا آیا اور اُسے سلام کیا اور درخواست کی کہ وہ اُسے چنگا کرے وہ ہنوز کہہ ہی رہا تھا کہ ناپاک روح نے اُس لڑکے کو اینٹھا اور وہ زمین پر گرا اور کف بھر کر لوٹنے لگا مسیح نے حکم کے ساتھ ناپاک روح کو نکال دیا اور لڑکا چنگا ہو گیا جب خلوت میں آیا تو شاگردوں کو تبلایا کہ تم اسواسطے اُسے نہ نکال سکے کہ تمہارا ایمان معجزہ دکھانے کی طاقت پر کامل نہیں تھا اور اِسطرح کی ناپاک روح دعا اور روزہ کے سوا نکل نہیں سکتی (متی ۱۷-۱۴ سے ۲۱ مرقس ۹-۱۴ سے ۲۹ لوقا ۹-۳۷ سے ۴۴) یہاں سے روانہ ہو کر کفرناحوم میں چلا گیا رستہ میں اپنے شاگردوں کو پھر سنایا کہ ابن آدم لوگوں کے ہاتھ میں گرفتار کروایا جاویگا اور وے اُسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا لیکن اُسکے شاگرد نہ سمجھے اور اُس سے ڈر کر پوچھ نہ سکے اب عید خیمہ نزدیک تھی یہہ اُنہیں تین عیدوں میں سے تھی جنمیں یہودی لوگ مختلف مقاموں سے یروسلم میں اکٹھے ہوا کرتے تھے یہہ عید ماہ ستمبر میں ہوا کرتی تھی تب اُسکے بھائی یروسلم کے میلہ کیواسطے روانہ ہو گئے لیکن یسوع کچھ دنوں گلیل میں رہا بعد ازاں سامریا کے سیدھے رستہ مسیح بھی روانہ ہوا اور جب آدھی عید گذر گئی یروسلم میں پہونچا اور ہیکل میں تعلیم دینے لگا جب فریسی اور یہودیوں کے سرداروں نے اُسکی تعلیم سنی تو ڈاہ سے بھر گئے اور چاہا کہ اُسے پکڑ لیویں لیکن چونکہ بہت لوگ اُسپر ایمان لے آئے تھے پکڑ نہ سکے کیونکہ لوگوں میں اُسکی بابت اختلاف پڑا (یوحنا کے ۷-۱۱ سے ۵۳) اسواسطے وے پیادے جو سنہدرین کیطرف سے بھیجے گئے تھے اُسپر ہاتھ نہ ڈال سکے باوجودیکہ وہ علانیہ طور پر لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا اور عجب نہیں کہ وہ خود اُسکا کلام سنکر ڈر گئے اور متوجہ ہو گئے تھے زنا میں پکڑی ہوئی عورت کا لایا جانا بھی اُنہیں دنوں میں سمجھا جاتا ہے اور یہہ بھی اُنہیں دنوں میں تھا کہ اُسنے ایک مادرزاد اندھے کو بینا کیا جسکا بیان صرف یوحنا میں ہوا (یوحنا ۹-و۱۰) اُسی وقت میں مسیح نے سچے گذریے کی تمثیل کہی فریسیوں کی اُس تہمت کے جواب میں کہ وہ جھوٹا تعلیم دینے والا اور شریعت کا توڑنے والا تھا یہہ مرد خدا کیطرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دنکو نہیں مانتا۔ اب ہم مسیح کی سرگذشت کے ایک مشکل حصہ میں پہونچ گئے مشکل اسواسطے کہا ہے کہ سارے ماجراؤں کا ترتیب بیان کرنا دشوار نظر آتا ہے یوحنا کہتا ہے یروسلم میں اب تجدید کی عید ہوئی یہہ عید ۲۵ تاریخ یہودیوں کی کسلو مہینے میں جو ہمارے حساب سے ماہ دسمبر ہے ہوا کرتی تھی یوحنا سے معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح نے عید خیمہ اور تجدید کی عید کا درمیانی وقت کسطرح گذرا متی مرقس اور لوقا عید خیمہ کا ذکر نہیں کرتے نہ عید تجدید کا +

باقی آئندہ

مراسلات

خط

مرتب صاحب سلامت

تسلیم ۔ ہفتہ گذشتہ میں مجھ سے اور ایک محمدی سے جو گفتگو ہوئی ذیل میں مندرج ہے اگر آپ کے پرچہ اخبار کے کسی کونہ میں جگہہ ہو تو مہربانی فرما کر زیب تسطیر کر کے بندہ کو مرہون منت بنائیگا ۔ سوال محمدی اگر آپ انجیل سے ثابت کر دینگے کہ یسوع مسیح خدا ہے تو میں ضرور یسوع مسیح کی الوہیت پر ایمان لاؤنگا جواب مسیحی اوّل آپ مہربانی فرما کر انجیل تمام و کمال کلام خدا بے تحریف و تبدیل مان لیجیے بعد اُسکے بندہ انجیل سے الوہیت مسیح کی ثابت کر دیگا کیونکہ جب مسیحی کسی امر کا ثبوت انجیل سے دیتے ہیں تو فوراً محمدی مجبور ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ انجیل محرف و منسوخ ہے اسواسطے بہتر ہے کہ اوّل نسخ اور تحریف میں گفتگو ہوے یا آپ اقرار کریں کہ بعد ثبوت نسخ اور تحریف میں گفتگو در پیش نہ ہوگی جواب محمدی مجکو تحریف اور نسخ میں کچھ گفتگو نہیں ہے آپ انجیل سے الوہیت مسیح ثابت کیجیے جواب مسیحی دیکھو انجیل یوحنا باب اوّل آیت اوّل سے ۱۴ تک اور انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۸ سے ۳۱ تک جواب محمدی ہاں اُن مقاموں سے الوہیت مسیح کی مجازی طور سے ثابت ہوتی ہے نہ کہ حقیقی طور سے اسطرح تو اوروں کو بھی توریت میں لفظ خدا کا آیا ہے جواب مسیحی ان مقاموں سے نہ صرف تعظیماً اور بطور مجازی الوہیت مسیح کی ثابت ہوتی ہے بلکہ بطور حقیقی کیونکہ انجیل یوحنا باب اوّل سے پیدا کنندہ سب چیزوں کا اور ازلی ابدی ہونا مسیح کا ثابت ہوتا ہے اور اسیطرح دیکھو پولوس کا خط قلسیوں کو باب اوّل آیت ۱۵ آیت ۲۰ تک لکھا ہے کہ مسیح سب چیزوں کا جو زمین اور آسمان میں ہیں خالق و مالک ہے جواب محمدی اسطرح تو حکمت کے بارے میں بھی کہا ہے کہ وہ ازلی اور صانع ہے دیکھو امثال کی کتاب باب ۸ جواب مسیحی یہہ جو در بارے حکمت کتاب امثال باب ۸ میں لکھا ہے سو عین مسیح کے بارے میں کہا ہے کیونکہ مسیح خدا کی حکمت ہے جواب محمدی اگر آپ انجیل سے ثابت کر دینگے کہ مسیح خدا کی حکمت ہے تو میں بیشک مان لونگا جواب مسیحی دیکھو پہلے قرنتیوں کا پہلا باب آیت ۲۴ مسیح خدا کی حکمت اور خدا کی قدرت ہے بعد اسکے محمدی نہایت حیران اور پریشان ہو کر اِدھر اُدھر کی لاطائل اور بیفایدہ گفتگو کرنے لگا اور مباحثہ ختم ہوا +

عریضہ نیاز منشی عنایت اللہ گاسپل پریچر چیت پور کلکتہ مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۸۰ء ۔

خط

جناب صاحب مہتمم نور افشاں سلامت ۔

تسلیم ۔ نور افشاں نمبر ۳۳ مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۸۰ء کے معاینہ سے جناب ماسٹر رامچندر صاحب کے انتقال پر ملال کا حال معلوم ہوا لہذا ایک تاریخ وفات یادگار صاحب موصوف تصنیف کر کے زیل خدمت کرتا ہوں اگر پسند خاطر ہو تو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر احقر کو ممنون و مرہون منت بنائیے ۔ و نیز ناظرین نور افشاں خصوصاً اُن صاحبوں کے جو شعر و سخن سے شوق رکھتے ہیں خدمت عالی میں عرض پرداز ہوں کہ اپنی توسن طبع کو میدان شاعری میں تیز کر کے صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک ایک تاریخ تصنیف فرمائیں تو عین مصلحت ہے فقط

راقم

مسٹر حبیب علی متخلص گل ازروڑکی

تاریخ انتقال پر ملال ماسٹر رامچندر صاحب ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

رامچندر ماسٹر تھے واہ کیا صاحب کمال ۔
لیگئی دم میں قضا نہ کچھ کیا مطلق خیال ۔
جب سُنا سب دوستوں نے اس خبر غمناک کو ۔
گذرا ہے اُن کے دلوں پر ہائے کیا رنج و ملال
کہتا ہے ہر ایک یہی بس اب کف افسوس مل ۔
عالم ایسا بھی چھپا نہیں اب تو ہونا ہے محال ۔
تھا کوئی علم ریاضی میں نہ یہاں اُنکا نظیر ۔
ہند میں مشہور تھے اِس علم میں وہ باکمال
موت نے افسوس دی ہے دیکھیے کیا ہی ضرب ۔
حل کیے ہستی کے ہیں ایک لخت سب لاحل سوال
تا قیامت اب رہیگا خلق میں یہہ یادگار ۔
دفن گرجا میں وہ دہلی کے ہوئے ہیں خوش خصال
دی ندائے غیب ہاتف نے کہ گل لکھہ تو بھی سال ۔
کر گئے دنیا سیتی جب رامچندر انتقال ۔

۱۸۸۰ء

منقولات

قندھار کس کے ہتے چڑھے گا

ہاں یہہ بات غور کے قابل ہے کہ قندھار اب کس کے قبضہ میں رہیگا جس نے ہمارے بہت سے بہادروں کا

خون بہایا ہے اور جنکے بال بچے اپنے عزیز و کمی یاد میں انہی آنکھوں سے ہندوستان و انگلستان میں خون بہارہے ہیں اگرچہ دلایل کہہ سکتے ہیں کہ جب شیر علیخان سے وہاں کا کام نہ چل سکا تو اگر گورنمنٹ انگریزی خود اُسپر قبضہ کرے تو کیا مضایقہ ہے اور ایسا ضرور ہونا چاہئے لیکن اسوقت تک جو کچھ معاملات کابل اور قندھار کے متعلق ہوئے ہیں اُن میں سے سب کے سب اس قسم کے ہیں کہ اول سوچا کچھ گیا تھا اور ہوا کچھ ایک آدمی ایک لخت سوچ کر ضرور کہدیگا کہ جسطرح افغانستان کا عہد و پیمان گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا ہے اسیطرح افغانستان کی کارروائیوں نے بھی نئے نئے رنگ دکھائے ہیں۔ ایک رنگ رہا ہی نہیں۔ کہاں ہے ہماری وہ پالیسی جس سے ہمنے قندھار کو شیر علیخان کے ہتھے مارا تھا کہاں ہیں وہ ہمارے تحفے جو اسکو سردار مقرر کرکے دئے تھے کہاں ہے وہ ہمارا خطاب جسنے ظاہر کیا تھا کہ ولی والی ہے کہیں بھی نہیں جسطرح زمانہ نے پلٹنیاں کھائیں اُسیطرح ان معاملات نے بھی حالتیں بدلیں کس کس بات کا خیال رکھیں کیا کہیں۔ اگر دو مخالف قومیں آپس میں میل جول یا لڑائی شروع کرتی ہیں تو ہمیں ہر قسم کا لحاظ طرفین کیطرف سے دیکھا جاتا ہے لیکن جب ایک قوم کا کینڈا ہی جدا اور بے اطمینانی ہو تو اُس سے کیونکر تمشا ہو سکتا ہے ہمنے بہت بڑی محنتوں کے ساتھ قندھار کو لیا ہے اور ہمارے نمک حلال سپاہیونکی وہاں ہڈیاں پڑی ہیں دل تو یہی کہتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اُسپر دوامی قبضہ کرے گی لیکن جب ہم گورنمنٹ کے اصول اور اُسکے برتاؤ اور اُسکے ایما کو دیکھتے ہیں تو یہی خیال آتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی درد سر مول لینا تو پسند کرتی ہی نہیں وہ کیونکر اسکو اپنے قبضہ میں رکھیگی ور اگر رکھیگی تو یہہ ممکن نہیں کہ آئے دن جھگڑے نہوں +

فقط قندھار کے قبضہ کیواسطے ۱۲ سو یا ۱۵ سو فوج سے کم نہیں رہ سکتی پھر ہم بھلا کیونکر کہدیں کہ یہہ بار خرچ عرصہ تک گورنمنٹ اپنے ذمہ لیگی۔ فطرت کے دلایل کے علاوہ جب ہم افغانوں کی بدقسمتی اور خوش قسمتی پر خیال کرتے ہیں تو ہماری عجیب حالت ہو جاتی ہے ہم جب افغانی سرداروں کی بدقسمتی کے نمبر دینے شروع کرتے ہیں تو بہت نوبت پہونچتی ہے اور جب خوش قسمتی کی پڑتال کیطرف رجوع ہوتے ہیں تو ہمکو فقط ایک عبدالرحمان ہی عبدالرحمان نظر پڑتا ہے وہ خوش نصیب نہیں تو اور کون ہے کہ کالے کوسوں سے بلایا جاکر امیر مقرر ہوا اور بغیر لڑے بھڑے بغیر مصیبت جھیلے سردار کابل بن بیٹھا یہہ گورنمنٹ انگریزی کی پرورش ہے ورنہ کجا عبدالرحمان خان اور کجا تخت کابل جب ہم اُسکی خوش قسمتی کے قایل ہو گئے ہیں تو ہمارے دل میں کیونکر نہ یہہ خیال پیدا ہو کہ قندھار کی حکومت بھی اُسکے ہی ہاتھ آتی معلوم ہوتی ہے اُسکی ترقیاں نہ تو اسپ پر سوار ہو کر بڑھتی ہیں نہ ریل میں بلکہ اسکی ترقی کی رفتار خیالی ہے کہ یکایک ادھر سے اُدھر ہم اُسکی خوش نصیبی کی قسم کھاکر ضرور کہدینگے کہ قندھار کی حکومت بھی اُسی کیطرف عود کرے گی اور وہ ہی اسکو بھی سنگوالیگا۔ اگرچہ یہہ امر فطرت کے خلاف ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ کیونکر فطرت کے خلاف ہے تو ہم بیان کرینگے کہ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے خزانہ کو بکھیر کر اور فوج کا کہلکان اور انتشار کرکے افغانستان اور قندھار کے مقامات لئے ہیں عقل کہتی ہے کہ اُسکے بڑے بڑے مقامات لے لینے چاہئیں جنکے لینے میں کچھ بھی تامل نہیں ہو سکتا مگر نہیں ہم دیکھ رہے ہیں اور یہہ خبر ہمکو نہیں کہ کیوں دیکھ رہے ہیں۔ خیر اب ہم عبدالرحمان کی خوش قسمتی اور گورنمنٹ انگریزی کی فطرت کو میزان عدل میں جانچ رہے ہیں اور خیال کر رہے ہیں کہ دیکھئے کونسا پلا بھاری ثابت ہو عقل تو یہی کہتی ہے کہ ہم قندھار کو اپنے ہی قبضہ میں رکھینگے اور تجربہ کہتا ہے کہ ضرور عبدالرحمان کا اقبال قندھار کو لے اُڑیگا +

جنرل رابرٹس کا اشتہار

جنرل رابرٹس صاحب نے مندرجہ ذیل اشتہار قندھار میں شایع کیا ہے۔ لفٹنٹ جنرل صاحب اپنے ماتحت کے سپاہیونکو تہ دل سے اُس نمایاں لڑائی کی نسبت مبارکباد دینا چاہتے ہیں جو یکم ستمبر کو ہوئی اور جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سردار محمد ایوبخان کی افاغنہ فوج کو پوری پوری شکست ہوئی اور اُس کا ڈیرہ معہ ۲۷ اتواپ کے جن میں ہماری اپنی ۲۷ تاریخ کی کھوئی ہوئی دو توپیں شامل ہیں ہمارے ہاتھ آئیں ہر ایک سپاہی کی یہہ جلیل الشان فتح جو کابل سے قندھار تک کوچ کے بعد ہمکو کل حاصل ہوئی باعث فخر ہے جنرل موصوف عرض پرداز ہیں کہ ہر درجہ کا آدمی اُس کا شکریہ قبول کرے کبھی کسی سپاہی نے ایسی شجاعت ظاہر نہیں کی اور سر فریڈرک رابرٹس اس بات کو اپنی خوش قسمتی سمجھینگے کہ جب کبھی وہ جنگ پر جاویں اُنکی سپاہ ایسی ہی عمدہ ہو کہ جیسی کابل و قندھار فورس ہے افسران موسومہ ذیل کی وفات کا لفٹنٹ جنرل صاحب نہایت افسوس کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ کرنیل الیف برونلو۔ کپتان سنٹ جان الیف فروم۔ کپتان اہی شراٹن۔ یہہ تینوں بڑے بہادر اور مشہور سپاہی

سے انکی وفات سر فریڈرک رابرٹس اور لشکر کے اکثر افسروںکو گو بذاتی نقصان ہی حالانکہ جن رجمنٹوں کے وہ افسر تھے وہ اور عموماً تمام افواج تین لایق افسروں کی خدمات سے محروم کی گئی ہی + از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

شملہ-۱۲ ستمبر مجھے نہایت معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہی کہ ہلمند کی لڑائی کے معاملہ میں گورنمنٹ نے جنرل بر مروز کی رائے پر عمل کیا تھا +

شملہ-۱۲ ستمبر منگل کے روز حضور ویسرائے ایک جلسہ منعقد فرماوینگے جس میں جنگ کے فنڈ کیواسطے روپیہ جمع کیا جاویگا +

لنڈن-۱۲ ستمبر مسٹر گلاڈسٹون نے روسا ہ لوتھیا کی طرف ایک چٹھی لکھی ہی جس میں اُنہوں نے اُس ہمدردی کیواسطے جو روسا مذکور نے انکی بیماری کے ایام میں ظاہر کی تھی شکریہ ادا کیا ہی +

قسطنطنیہ۱۱ ستمبر-اس بیان کی تکذیب کی گئی ہی کہ البنیا والوں نے اپنے ملک کا دیدینا منظور کر لیا بلکہ وہ اِس امر کے یہانتک برخلاف ہیں کہ اُنہوں نے سکوتاری میں ترکی سپاہ کا مقابلہ کیا +

شملہ۱۴ ستمبر ۱۸۸۰ء-جنرل رابرٹس کا تیسرا برگیڈ کل گنائی میں پہونچا-قلعہ عبد اللہ میں اس برگیڈ کے دو حصے ہوجاوینگے ایک تو وررک اور تشکی کے راستے سے اور دوسرا کاکولوریہ کے راستے سے کاوس کے راستہ کھولنے اور رسد حاصل کرنے کے لئے جاوینگے-یہہ برگیڈ قطع میں ملجاویگا-ایوبخان چار سو سواروں کے ہمراہ گرشک کے اُس طرف ہرات کے راستے میں ہی زخمی آدمی اچھے ہوتے جاتے ہیں +

قسطنطنیہ۱۲ ستمبر ترکی میں حسب تفصیل ذیل وزراء جدید مقرر ہوئے ہیں سند کاوی پاشا پریسیڈنٹ کانسل آف سٹیٹ-ئیاسیل پاشا وزیر سر رشتہ تعلیم-رعیف پاشا وزیر تجارت-وزیروں کی باقی اسامیوں میں تغیر و تبدل نہیں ہوا +

لنڈن۱۲ ستمبر اخبار ڈیلی نیوز کا ایک کارسپانڈنٹ قوبات کی نسبت جو ایوبخان کی معیت میں خیال کیا جاتا ہی-لکھتا ہی کہ لنڈن کے ایک اخبار نے اُسکو لونیاب بتایا ہی اور ابات کے اظہار کی کوشش کی ہی کہ وہ ایک روسی افسر ہی جس کا نام لیون ٹیف ہی-مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ درحقیقت ابن نائب خوشدل خان ہی جو کسی وقت ہرات کا حاکم تھا جس کا جنرل گروڈوکوف نے بھی کچھ ذکر کیا ہی بیان کیا ہی کہ اُسنے امیر شیر علیخان کی ایک بیٹی سے شادی کی تھی +

درہ قرم۱۲ ستمبر سول ملٹری گزٹ کو خبر ملی ہی کہ گورنمنٹ ہند نے قرم کے درہ کو خالی کر لینا منظور کر لیا ہی اور قرار دیا ہی کہ انگریزی سرحد بدستور سابق تھل تک رہیگی +

کابل۱۴ ستمبر-امیر عبد الرحمان خان شیر پور کی چھاونی سے نکلکر بالا حصار کو چلے گئے ہیں جس سے انکا مقصود یہہ ہی کہ سپاہی وہاں کے مکانات کو خراب نہ کریں اُنہوں نے درہ قرم پر قبضہ کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجا ہی جو انگریز عنقریب خالی کر دینگے-ملا مشکی عالم اور قبیل خان جو محمد جان کا رشتہ دار ہی دوسری مرتبہ امیر سابق کے بیٹے موسیٰ خان اور محمد جان کو ملنے کے لئے گئے ہیں اور عمدہ قسم کی خلعت اور پالکی ساتھ لے گئے ہیں تاکہ ولیعہد صاحب کو اور جنرل صاحب کو کابل میں لانیکی ترغیب دیں-لیکن یہہ توقع نہیں ہی کہ وہ اُنکا کہنا مان لیں کابل میں عام لوگوں کی نگاہیں قندھار پر لگی ہوئی ہیں کابل میں عام رائے یہہ ہی کہ محمد ایوبخان حاکم ہرات نے انگریزوں کے ساتھ جنگ کرنے میں بڑی مردانگی ظاہر کی اور دو دفعہ انکو شکست دیکر تیسری دفعہ جنرل رابرٹس سے اُسنے شکست پائی عام خبر مشتہر ہو رہی ہی کہ خشکی نخود کی لڑائی کے بعد کئی معزز افسر ہرات کو قید کر کے بھیجے گئے تھے اور عوام کا خیال ہی کہ وہ امیر سابق یعقوبخان کی رہائی کیعوض واپس بھیجنے کی غرض سے وہاں محفوظ ہیں (یہہ افواہ یعقوبخان کے شملہ کو مدعو ہونے سے مطابقت رکھتی ہی) عبد الرحمان خان کی فوج طاقت میں بہت جلد ترقی کر رہی ہی حالانکہ اُسکے بھرتی کرنے میں کسیطرح کا جبر نہیں برتا جاتا عبد الرحمان خان نے سرکار انگریزی سے درخواست کی ہی کہ لنڈی کوتل کو خالی کر دیں کابل میں یہ خبر گرم ہی کہ یہہ درخواست منظور ہو گئی ہی-جلال آباد اور کابل کا راستہ بالکل محفوظ ہی مگر جلال آباد سے پشاور تک راستہ چوروں اور قزاقوں سے بری نہیں ہوا ہندو صرافوں اور دولتمند ونکو امیر صاحب نے پناہ دی ہی غریب ہندوؤں سے مسلمان بڑی نفرت کرتے ہیں +

قندھار۱۶ ستمبر-قندھار سے ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ ایوبخان کے ڈیرہ کے چند قیمتی خیمے اور نہایت عمدہ قالین بھی انگریزوں کے ہاتھ لگے لفٹنٹ میکیلین کی نعش ہمارے داخل ہونے تک گرم تھی +

فوج جنرل رابرٹس کے تیسرے برگیڈ کی روانگی سے



ثابت ہوتا ہے کہ اُس فوج کے بڑے حصّہ کو جو چند روز سے کابل سے جا کر قندھار میں مقیم ہے واپس بھیجنا مقصود ہے +

کلکتہ - ۱۴ ستمبر - لفٹنٹ گورنر صاحب بنگال کے فرزند کا انتقال ۱۲ ستمبر سنہ حال کو بمقام کورسنگ میں ہو گیا - اور یہہ انتقال گولی لگنے سے ہوا - کیونکہ صاحب موصوف شکار کو گئے ہوئے تھے - شکار کیوقت گولی لگی +

لنڈن ۱۴ ستمبر - ایک ارادہ ناکامی سے واسطے اُڑا دینے ایک اکسپرس ٹرین کے بذریعہ ڈائنامیٹ کے کیا گیا تھا - یہہ ٹرین شمالی مغربی ریلوے کے قریب یوسٹن اسٹیشن کے تھی - یہہ مقام لنڈن سے چند میل پر ہے اور نیو لار ریلوے کے کئی حادثے ہوئے ہیں جس سے جانوں کو ضرر پہونچا ہے +

بسوتو لینڈ سے حال کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگوں میں کسیقدر صلح ہے - جدید جلسہ نے لئے ترکی کو منظور ہے کہ جلد نینگرو کی سرحدی گفتگو کا فیصلہ ہو +

شملہ - ۱۶ ستمبر - قلعہ عبد اللہ سے خبر آئی ہے کہ تیسری برگیڈ تیسری ڈویزن نے کل صبح اسطرف کوچ کیا آج ایک متحرک دستہ فوج جسمیں دو توپیں رائل آرٹلری نمبر ۱۱-۹ ایک کمپنی رائفل نمبر ۶ سکھان نمبر ۴ گورکھاں نمبر ۵ کے ایک سو سیپر سرل انڈیا ہورس تھیں بمقام گوال کے پاس سے کچ کو جاتا ہے کہ ملک کا دورہ کو جاری کرے باقی ماندہ برگیڈ سیدھا کوئٹہ کو روانہ ہوتا ہے قندھار اور ہندوستان کے درمیان تار نصب کی گئی قندھار میں سامان رسد کی نسبت خاطر خواہ خبر آئی ہے - تجارت شہر کی جاری ہو رہی ہے اور سپاہ مقیم قندھار کافی سامان مہیا کرتی ہے مگر ابھی تک کوئی ذخیرہ مہیا نہیں کیا گیا - خبر ہے کہ مجروح افسر اور آدمی مقیم قندھار اچھے ہو رہے ہیں +

قندھار ۱۱ ستمبر براہ چمن - برگیڈیر جنرل ڈونی فوج لیکر کل میوند کو روانہ ہونگے +

سر فریڈرک رابرٹس نے آج صبح تمغہ بہادری بعض جنگ اطراف کابل ۷۲-۹۲ و گھا گمرہ - پانچویں گورکھا پلٹنوں کو عطا کئے - اور ایک مختصر سپیچ فرمائی جسمیں مندرجہ صدر فوج کی بہت تعریف فرمائی - اور یہہ بھی فرمایا کہ اب یہاں کے لوگ کبھی فراموش نہ کرینگے اور میں بھی تمکو کبھی فراموش نہ کرونگا +

شملہ ۱۵ ستمبر - یہاں کل سہ پہر کو یونائٹیڈ سروس انسٹیٹیوشن کے کمروں میں ایک جلسہ منعقد ہوا تاکہ ملکی ہمدردی کا فنڈ ان یورپین اور ہندوستانی بہادروں کی بیوہ اور بچوں کے لئے جمع کریں جو جنگ میں مارے گئے تھے - وایسرائے پریسیڈنٹ تھے بڑی سرگرمی سے اُنکا استقبال ہوا اور سر ڈانلڈ اسٹوارٹ کا بھی استقبال کیا گیا وایسرائے نے بہت بڑی تمہیدی سپیچ فرمائی اور فرمایا کہ ہم تین ہزار روپیہ فنڈ میں دینگے قبل اختتام جلسہ دس ہزار روپیہ سے زیادہ جمع ہو گئے تھے ایک کمیٹی اس روپیہ کے انتظام کے لئے مقرر ہوئی جسمیں سر ڈانلڈ اسٹوارٹ مسٹر الفرڈ لائل آنریبل سی گرنیٹ - کرنیل ایلن جانسن کرنیل ٹی گارڈن کرنیل ایس بلیک ہیں +

قسطنطنیہ - ۱۴ ستمبر - رضا پاشا کو حکم ہوا ہے کہ جب نینگرو کی فوج ڈلسگنو پر قبضہ کرے تو اُسکو نہ روکیں + نینگرو کی پانچہزار فوج ڈلسگنو پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہو رہی ہے +

برلن ۱۵ ستمبر - شاہزادہ بسمارک وزیر تجارت مقرر ہوئے +

سینٹ پیٹرسبرگ باجی میں کرنیل سیرز تیز کی کمانڈنگ مقرر ہوئے - رسد سرحد کو بھیجی جاتی ہے ترکمان گاہ گاہ ارسالوں پر حملہ کرتے ہیں - روسی اپنے مورچہ کو مضبوط کئے ہوئے ہیں +

قاہرہ ۱۶ ستمبر - گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں اب کے دریائے نیل میں خوب طغیانی ہوئی ہے اور زراعت کا اندیشہ جاتا رہا +

قسطنطنیہ ۱۶ ستمبر - شاہان عظام نے مجلس مشاورت روم کو ڈلسگنو کے فوراً دیدینے کے بارہ میں آخری تجویز سے مطلع کیا ہے - مرکب بحری فوج کام کرنے کی تیاری کر رہی ہے +

امیر عبد الرحمان خان شیرپور کی چھاؤنی سے نکلکر بالا حصار کو چلے گئے ہیں جس سے اُنکا مقصد یہہ ہے کہ سپاہی مکانات کو خراب نہ کریں اُنہوں نے درہ غرم پر قبضہ کرنیکے لئے ایک لشکر بھیجا ہے جو انگریز عنقریب خالی کر دینگے لیکن عالم اور فتیل خان جو محمد جان کا رشتہ دار ہے دوسری مرتبہ امیر سابق کے بیٹے موسیٰ خان اور محمد جان کو ملنے کے لئے گئے ہیں اور عمدہ قسم کی خلعت اور پالکی ساتھ لیگئے ہیں تاکہ ولیعہد صاحب کو اور جنرل صاحب کو کابل میں لانے کی ترغیب دیں لیکن توقع نہیں کہ وہ اُنکا کہنا مان لیں کابل میں عام لوگوں کی نگاہیں قندھار پر لگی ہوئی ہیں کابل میں عام رائے یہہ ہے کہ محمد ایوب خان حاکم ہرات نے انگریزوں کے ساتھ جنگ کرنے میں بڑی مردانگی ظاہر کی اور دو دفعہ انکو شکست دیکر تیسری دفعہ جنرل رابرٹس سے اُسنے شکست پائی - عام خبر مشہور ہو رہی ہے کہ خشکی نخود کی لڑائی کے بعد کئی معزز افسر ہرات کو قید کرکے بھیجے گئے تھے اور عوام کا خیال ہے کہ وہ امیر سابق یعقوب خان کی رہائی کے عوض واپس بھیجنے کی غرض سے وہاں محفوظ ہیں (یہہ افواہ یعقوب خان کے شملہ کو مدعو ہونے سے مطابقت رکھتی ہے +

حکم اشتہار از تحصیل لودیانہ بحکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

جانکیداس ولد بینی رام بانیہ — بنام سمات جہاں بیوہ شادی رجپوت
ساکن لودیانہ ڈگریدار — ساکن بارنہاڑہ مدیون

مطالبہ ما عـــہ

ازانجاکہ واسطے وصول زر ڈگری نیلام ۱۴ بگہے ۱۴ بسوہ اراضی جمعی ... بابت ایک ثلث حقیت مدیونہ منجملہ گھاٹہ ... بگہ جمعی ... کل حقیت واقع بارنہاڑہ سے جو ... میں جو پاس نوبتدرائے سود لودیانہ رہن ہی تجویز قرار پائی ہی — اور یہہ اشتہار واسطے آگاہی خریداران جاری ہوتا ہی کہ اراضی مذکور بتاریخ ۸ اکتوبر ۱۸۸۴ء دن جمعہ مطابق اسوج سدی یکم ۱۹۳۷ سنہ بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام تحصیل لودیانہ نیلام ہوگی جس کسیکو خریدنا منظور ہو حاضر ہوکر بولی دیوے یہہ نیلام واسطے دریافت اصلی قیمت اراضی کے ہی۔ مرقوم ۲۰ ستمبر ۱۸۸۴ء

نمبر	اراضی	قسم	نمبر	اراضی	قسم
۴	۸ بسوہ	روسلی چاہی	۲۰۲ گوشہ	۱۰ بسوے	ایضاً
۱۲	۵ بسوہ	ایضاً	۲۸۶	بگہ	ایضاً
۱۴	بگہ	بھوڑ بارانی	۳۱۸	۱۵ بسوہ	روسلی
۲۱	[illegible]	ایضاً	۳۲۵	بسوے	ایضاً
۲۴/۱	گھماں	روسلی چاہی	۲۵۶	بگہ	ایضاً
گوشہ	بگہ	روسلی بارانی	نمبر ۳۵	بگہ	بھوڑ بارانی
الف ۲۱۶	۵ بسوہ	ایضاً	بکر نمبر		
ب	بگہ	روسلی چاہی و بارانی			
نمبر [illegible]	بگہ	ایضاً	نمبر [illegible]	۸ بسوہ ۱۰ بسوہ	روسلی بارانی جدید ۱۰۲
نمبر [illegible]	۵ بسوہ	ایضاً	نمبر [illegible]	بگہ	روسلی بارانی
نمبر [illegible]	بگہ	روسلی بارانی	نمبر ۳۱۶	۱۰ بسوہ	روسلی چاہی جدید
نمبر [illegible]		ایضاً	نمبر [illegible]	۸ بسوہ	روسلی بارانی
نمبر ۲۸	[illegible]	روسلی بارانی	نمبر ۲۰	بگہ بسوہ	روسلی بارانی
نمبر [illegible]	بگہ	روسلی بارانی	نمبر [illegible]		

از نتایج طبع مسٹر جیمیس عمر متخلص گل از رورکی

تاریخ تولد فرزند ارجمند بخانہ شفقی بابو لہنا سنگھ ساکن لودیانہ

از عدد ہر حرف اسم خاص سال ولادت بیرآید

لہنا سنگھ کو دیا خدا نے پسر۔
معصوم جسکی ہی آج لو گھر گھر۔
تھا نواں ماہ بارہویں تاریخ۔
جبکہ پیدا ہوا وہ لخت جگر۔
ہر دعا دل سے دوستوں کی یہہ ہی۔
ہو خدا اُسکو کچھ نہ خوف وخطر
عمر سو سال کی ہو کم از کم۔
سایہ عیسیٰ کا اُسکے ہو سر پر
فکر تاریخ مجکو تھا جو دم۔
بولا یوں غیب سے کوئی اگر
سال گل چاہیے گر ولادت کا۔
نام رکھ اُسکا عضرار تحر۔
سنہ ۱۸۸۴ء

پنجابی ٹپہ

منتصنیف مسٹر جیمیس عمر متخلص گل از رورکی

الیشر نوں پہچان وے۔
جاتی ہو تینو تران وے
جو جگ آندے سب مرجاندے۔
کوئی دم دے جی مہمان وے
اسدم دا اسانوں نہیں رے بھروسا۔
زندگی چھایا سمان وے۔
نا سنگ لاند اکوئی جی نالیجاندا۔
دم دی دم گذران وے
سودا جگ دا جگ وچ کرلے۔
سکھ ساڑھی تو من مان وے
جو من ہوتی تیو جیوں چاہت۔
یسوع پر دھر دھیان وے
جو بن بل بدہ پھول سمایے۔
مت کر گل ابھان وے

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت فی پڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدلے +

دستخط
جی ای سی - ڈی کیفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ